حُضُورُ الْقَلْبِ فِي الصَّلَاةِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الصَّلَاةَ أُنْسًا لِقُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَاحَةً لِأَفْئِدَةِ الْعَابِدِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿**وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ**﴾.

میرے نمازی بھائیو! ہم میں سے ہر شخص کی زندگی میں کبھی نا کبھی ایسا پُر سُکون لمحہ ضرور آیا ہے، کہ جب نماز پڑھتے ہوئے ہمارا دل دنیا اور اُس کے جھمیلوں سے کٹ کر، رب تعالیٰ سے جُڑ جائے، اُس کی عظمت کا احساس مَوجزَن ہونے لگے، ایسا سُکون حاصل ہو جو روح کو تر و تازہ کر دے، دل کو خوشحال کر دے، سارے وُجود کو سکون سے سَرشار کر دے، اور ہم یہ تمنا کرنے لگیں کہ یہ لمحہ طویل تَر ہوتا چلا جائے اور کبھی ختم نہ ہو۔

اللہ کے بندو! کیا آپ جانتے ہیں کہ اِس لذت کا راز کیا ہے؟ یہ حُضورِ قَلب اور قُربِ الٰہی کے شعور کی دولت ہے، اور یہی ہمارے آج کے خطبے کا موضوع ہے، تو آئیے! اپنی نمازوں کو نکھاریں؛ تاکہ نماز ہمارے لیے

لذت و سُکون کا باعث ہو، جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی، جن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سُکون نماز میں رکھا گیا تھا، اِسی لیے وہ اپنے مؤذن سے فرمایا کرتے تھے: **«أَقِمِ الصَّلَاةَ، أَرِحْنَا بِهَا»**، "نماز کے لیے اقامت کہو اور ہمیں اُس سے آرام و سکون پہنچاؤ". تاکہ ہماری نماز محض حرکاتِ بَدن کا نام نہ رہے، بلکہ ایک قلبی وابستگی کے سفر میں تبدیل ہو جائے؛ کیونکہ نماز کے اَقوال و اَفعال میں خشوعِ قلب کی بدولت اَجر و ثواب بڑھ جاتا ہے، اِس طرح ہم نماز کی لذت سے آشنا ہوں گے، اور ربِّ کریم کے حضور کھڑے ہونے کی حلاوت چکھ سکیں گے، تو میرے بھائیو! اگر آپ ایسی نماز ادا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، جو آپکے دلوں کو نور سے بھر دے؛ تو جب آپ اذان کی صدا سنیں، تو جان لیجیے کہ یہ صدا آپکے لیے، آپکے رب کی طرف سے ہے، لہذا اُسکی صدا پر لبیک کہیے، اذان کے کلمات کو دُہرائیے، اُس کے معانی میں غور کیجیے: **«اللَّهُ أَكْبَرُ»**، "اللہ سب سے بڑا ہے!"، یہ شعور اپنے دل میں اُجاگر کریں کہ وہ ہر شے سے بڑا اور ہر چیز سے عظیم تر ہے؛ لہذا مخلوق سے کَٹ کر اُس خالق کی طرف بَڑھیے، جس نے آپکو نِدا لگائی ہے: **«حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ... حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ»**، "آؤ نماز کی طرف! آؤ فلاح کی طرف!" یہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا، **«إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ، وَثَبَ»**، "جب اذان سنتے تو فوراً اُٹھ بیٹھتے"، یعنی

جلدی سے اُٹھ جاتے تاکہ نماز کے لیے وضو فرمائیں، اور یہی کیفیت اُس شخص کی ہوتی ہے جس کا دل اللہ کے ساتھ جُڑا ہو، چنانچہ وہ اذان کی آواز سنتے ہی نماز کے وضو کے لیے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے، اس یقین کے ساتھ کہ وضو سے اُسکے گناہ دُھل رہے ہیں، جیسا کہ نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **«مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ»**، "جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا، تو اس کے جسم سے اس کےگناہ خارج ہو جاتے ہیں حتی کہ اس کے ناخنوں کےنیچے سے بھی نکل جاتے ہیں". پھر جب آپ وضو مکمل کر لیں، تو اپنے دل کو رب تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے کے لیے تیار کر لیں، یہ کہتے ہوئے: **«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ»**، "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا دے."، جو بندہ بھی وضو کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے، **«فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ»**، اُس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ جس سے بھی چاہے جنت میں داخل

ہوا!"۔ تو کیا ہی عظیم ہے وہ ملاقات، جس کے لیے آپ وضو اور ذکر کرتے ہوئے تیار ہوتے ہیں، عمدہ خوشبو لگاتے ہیں، اور بہترین لباس زیب تَن کرتے ہیں، اللہ رب العزت کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے: ﴿**يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ**﴾، "اے اولادِ آدم! اختیارکرو اپنی زینت ہر نماز کے وقت"۔ اِس بات سے بچتے ہوئے! کہ آپکی ناپسندیدہ بُو دوسروں کی اذیت کا باعث بنے؛ «**فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ**»، "کیونکہ فرشتے بھی اُن چیزوں سے اَذیت محسوس کرتے ہیں، جن سے آدم کے بیٹے اَذیت محسوس کرتے ہیں"۔

تو میرے بھائیو! ہم پر لازم ہے کہ ہم نماز کے ذریعے رب تعالی سے ہونے والی اِس ملاقات کی عظمت کو سمجھیں، جیسا کہ صالحین و اَتقیاء کا حال تھا، چنانچہ علی بن حسین رضی اللہ عنہما کی مثال آپکے سامنے ہے، کہ جب وہ وضو فرماتے تو یکسَر اُنکی حالت بدل جاتی، جب اُن سے اِس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: "أَلَا تَدْرُونَ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ أَقُومُ؟ وَمَنْ أُنَاجِي؟"، "کیا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے حضور کھڑا ہونے والا ہوں؟ اور کس سے مناجات کرنے والا ہوں؟" جی ہاں!

میرے بھائیو، اللہ کے بندو! آپ نمازمیں اُس حيّ و قیُّوم ذات سے ہمکلام ہوتے ہیں، ﴿**الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ**﴾، "جو تجھے

دیکھتا ہے جب تو اٹھتا ہے، اور نمازیوں میں تیری نشست و برخاست دیکھتا ہے".

تو میرے بھائیو! پھر وہ لوگ کہاں کھڑے ہیں، کہ نماز میں جن کے دل غافل، اور دماغ کھوئے ہوئے رہتے ہیں؟ کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا؟ «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ»، "آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے، مگر اُسے اپنی نماز کے ثواب کا صرف دسواں حصہ ہی ملتا ہے". کیا یہ لوگ اللہ جَلَّ شانُہ کی جلالتِ شان کو محسوس نہیں کرتے؟ کیا وہ اِس احساس کو پیشِ نظر نہیں رکھتے کہ وہ اپنے رب سے مناجات کر رہے ہیں؟ کیا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں پہنچا؟: **«إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ»**، "جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے، تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے".

عزیز بھائیو، اللہ کے بندو! نماز میں حضورِ قلبی حاصل کرنے میں جو چیزیں مُعاوِن ہوتی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان نماز کے لیے جلد بازی سے بچتے ہوئے معتدل رفتار سے جائے، اور اُسے چاہیے کہ آپ علیہ السلام کے فرمان کی پیروی کرتے ہوئے اپنے سُکون و وقار کو برقرار رکھے، پھر جب وہ نماز میں داخل ہو اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے، تو اِس اِستِحضار کے ساتھ پڑھے کہ اُسکا رب اُسے سن رہا ہے

اور جواب دے رہا ہے، چنانچہ جب بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "حَمِدَنِي عَبْدِي"، میرے بندے نے میری تعریف کی، اور جب بندہ کہتا: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي"، میرے بندے نے میری ثناء بیان کی، اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "مَجَّدَنِي عَبْدِي"، میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ"۔ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے، پھر جب بندہ کہتا ہے: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ"۔ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کا ہے جو اُس نے مانگا. اے اللہ! ہمیں خشوع و خضوع اختیار کرنے والوں میں شامل فرما، یا ربَّ العالمین ہمیں اپنی اطاعت پر ثابت قدم رکھ، اور ہمیں ان کی اطاعت کی توفیق دے جن کی اطاعت کا تو نے ہمیں حکم دیا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ:**

میرے مومن بھائیو! جب آپ رکوع کے لیے تکبیر کہیں، تو اپنے رب کی تعظیم بیان کریں، اپنے خالق کی بزرگی بیان کریں، یہ کہتے ہوئے: **"سبحان ربی العظیم"**، پاک ہے میرا رب جو بہت عظیم ہے، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے: **«أَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ»**، "رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو". پھر جب آپ رکوع سے سر اُٹھائیں، تو یہ کہتے ہوئے رب تعالیٰ کی حمد بیان کریں: **«اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ»**، "اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، آسمانوں اور زمین کی وسعتوں تک، اور اُس سے بھی بڑھ کر جتنا تُو چاہے!".

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ آپکی حمد سنتا ہے، آپکی ثناء کو قبول فرماتا ہے، آپکی دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے، اور آپکے گناہوں کو بخش دیتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :**«إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»** "جب امام کہے:

سمع الله لمن حمده، تو تم کہو: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"۔ کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے، اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں"۔ پھر جب آپ نماز کے سب سے عظیم رُکْن سجدے پر پہنچ جائیں، اور اللہ کے حضور سجدہ رَیز ہو جائیں، تو یقین کیجیے کہ اِس لَحظہ آپ سب سے اَعلیٰ مقام میں ہیں، وہ مقام، جہاں آپ اَپنے رب کے حُضور خلوت اختیار کرتے ہیں، اپنے خالق کے قریب ہو جاتے ہیں، اُس کی عظمت کے آگے سَرِ تسلیم خَم کر لیتے ہیں، اُس کے جَلال کے سامنے سَراپا عِجز ہوتے ہیں، اور اپنے دل و زبان سے پکارتے ہیں: "سبحان ربی الاعلی"، "پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند و برتر ہے"۔ میرے بھائیو، رب تعالیٰ کے حضور سجدہ گُزارو! خُلوصِ دل اور دعاؤں کے ذریعے، زمین و آسمان کے رب سے قُربت کی اِس گھڑی کو غنیمت جانیے، کیونکہ ہمارے رب کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿**وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ**﴾، "اور سجدہ کیجیے اور قرب حاصل کیجیے"۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «**أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ**»، "بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، پس دعا میں کثرت کرو"۔ اور پھر جب آپ نماز کے اختتام پر پہنچیں، تو اللہ رب العزت کے حضور پاکیزہ اور بابرکت تحیات پیش کریں، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں، اور اپنے

سلام میں اللہ کے نیک بندوں کو بھی شامل کریں، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عَظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ، فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ»، "قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے اُس کی نماز کا مُحاسبہ ہو گا، اگر وہ ٹھیک رہی تو کامیاب ہو گیا، اور اگر وہ خراب نکلی تو وہ ناکام اور نامراد رہا، اور اگر اُس کی فرض نمازوں میں کوئی کمی ہو گی تو رب تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا: دیکھو، میرے اِس بندے کے پاس کوئی نفل نماز ہے؟ چنانچہ فرض نماز کی کمی کی تلافی اُس نفل سے کر دی جائے گی".

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَفِي صَلَاتِنَا خَاشِعِينَ، وَلَهَا مُقِيمِينَ، وَعَلَيْهَا مُحَافِظِينَ، وَبِالْجَنَّةِ فَائِزِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ أدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّد بن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.